بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم والسلام علی سیدنا احمد مسیح الموعود العظیم

سیف اللہِ القھار علیٰ رأس

صاحب ذوالفقار

شیعوں کا تیسرا چیلنج منظور

قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی

نام کتاب: شیعوں کا تیسرا چیلنج منظور

مؤلف: حضرت قاضی محمد یوسف فاروقی احمدیؓ پشاوری

سابق پراونشل امیر صوبہ سرحد

سن اشاعت بار اوّل: فروری 1923ء

سن اشاعت بار دوئم: دسمبر 2021ء

اہتمام اشاعت

زبیدہ ناہید بیگم ڈاکٹر بشیر احمد بنت حضرت قاضی محمد یوسف فاروقی احمدیؓ

شیعوں کا تیسرا چیلنج منظور

برادرانِ اہل دانش واہل عدل جناب مولوی کفایت حسین صاحب شیعہ مبلغ پشاور نے ہمارے نام ایک اشتہار زیرعنوان'' ذوالفقار آسمانی'' یہاں نتھیا گلی ضلع ہزارہ میں پشاور سے بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ 15 جون 1923ء کوبھیجا۔ جو یہاں اغلباً 20 جون 1923ء کے قریب ہم کوملا۔ یہ اشتہار دو باتوں پر مشتمل ہے۔ایک تو چند امور جو سراسر کذب و بہتان ہیں۔ بطور عقائد جماعت احمدیہ کے طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ دوسرے چند مسائل فقہ جن کو حضرت احمد علیہ السلام کے مسلمہ اور علماء جماعت احمدیہ مصداقہ بتایا گیا ہے۔ اور پبلک کو یقین دلانے کی سعی خام کی ہے۔ کہ گویا یہ جماعت احمدیہ کے عقائد اور مسائل ہیں۔ اس محنت اور جانکاری ہی کیلئے جو انہوں نے نہایت تکلیف اٹھا کر اور خود لکھ کر کسی فرضی وجود نا مسعود احمد علی کے نام سے شائع کی ہیں۔ وُہ ضرور بطور صلہ کچھ انعام کے مستحق ہیں وُہ انعام بھی وُہ ہو۔ جو ان کے دربار لعنت بار سے ہر روز خدا کے قدوسیوں اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک صحبت سے پاکیزہ شدہ لوگوں کو ملتا رہتا ہے۔ بطور صدائے گنبد بازگشت ان کی خدمت میں پیش کریں۔ وُہ انعام یہ ہے **لعنت اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین علیٰ الکاذبین المفترین المحرین الیٰ یوم الدین** گر قبول افتدز ہے عز و شرف۔ اور حاضرین پیش باد و تا بحشر باد کہنے کے بعد آمین کہہ دیں۔ تا کہ ان کی سنت پوری ہو جائے۔ اور کوئی کسر باقی نہ رہے۔ اور جناب مولوی صاحب کو شکایت کا موقع نہ ملے۔ کہ اہل روافض کو جواب ترکی بہ ترکی نہ ملا۔

جماعت احمدیہ کی طرف منسوب شدہ عقائد کا جواب

ایمان باللہ(۱) خدا قادر نہیں۔

(ہمارا جواب) اگر جناب مولوی صاحب ہماری جماعت کی کسی کتاب میں یہ الفاظ دکھا دیں۔تو وہ سچے ہیں۔ورنہ **لعنۃ اللہ علیٰ جمیع الکاذبین**۔ہاں ہمارا صحیح عقیدہ یہ ہے کہ **ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر**۔

(2) خدا مرزا غلام مرتضیٰ پدر مرزا کادیانی کی صورت پر ہے۔(پیغام صلح 1914ء)

(ہمارا جواب) اگر جناب مولوی صاحب پیغام صلح 1914ء تو کیا حضرت احمد علیہ السلام کی کسی کتاب میں سے دکھا دیں کہ اللہ تعالیٰ (کی ذات کو) حضرت احمد علیہ السلام کے والد جناب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب رئیس قادیان کی شکل پر مشتمل مانتے اور یقین کرتے ہیں۔تو وُہ سچے ہیں۔ **ورنہ لعنتہ اللہ علیٰ جمیع المفترین**۔ ہاں ہمارا صحیح عقیدہ یہ ہے۔**لیس کمثلہ شئی**۔کشوف ورویا خارج از بحث ہیں۔

(3) خداوند تعالیٰ نے مرزا کادیانی سے بیعت کی ہے۔(دافع البلاء صفحہ 56)

(ہمارا جواب) اگر مولوی صاحب دافع البلاء (جس کے کل صفحے 24 ہیں) کہ صفحہ 56 پر تو کیا۔کسی صفحہ پر یہ الفاظ یا ایسے مفہوم کی وُہ عبارت جس کے حضرت احمد علیہ السلام نے یہی معنی کئے ہوں۔دکھا دیں۔تو وُہ صادق ہیں۔ **ورنہ لعنتہ اللہ علیٰ جمیع المحرنین**۔ ہاں بیعت کا لفظ دو معنی رکھتا ہے۔ایک لغوی۔جس کے معنی فروخت کرنے کے اور بالعوض کسی چیز کے کوئی دوسری چیز دینے کے ہیں۔اور دوسرے اصطلاحی جس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی مرید اپنے مرشد یا امام کے ہاتھ پر اپنے گذشتہ کفر و گناہ سے توبہ کرے۔اور اپنی جان و مال کو خدمتِ دین کے واسطے پیش کرے۔اور اس کی کامل اتباع اور اطاعت کا اقرار کرے۔اور بالعوض کامل اتباع پر اس کے ساتھ جنت ورضامندی مولا کا وعدہ ہے۔جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

(سورۃ التوبۃ آیت 129)

یعنی: مومن خدا تعالیٰ کے حضور میں بوقت بیعت اپنی جان و مال پیش کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ مومنوں سے یہ چیزیں خریدتا یا قبول کرتا ہے۔ اور بالعوض خدا تعالیٰ مومنوں کو جنت کا وعدہ دیتا ہے۔ اور مومن قبول کرتا ہے۔ پس ایک خرید وفروخت یا بیعت یہ ہے۔ اور اس کا ذکر حضرت احمد علیہ السلام کی اس وحی میں ہے۔ جس میں حضرت احمد علیہ السلام خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ **انی بایعتك وبا یعنی ربی** یعنی اے میرے رب میں نے تیرے حضور میں اپنی جان و مال بطور بیع پیش کی ہے۔ اور تو نے قبول کی۔ جیسا کہ قرآن کریم کا وعدہ ہے۔ اور اے میرے رب تو نے مجھے بالعوض جنت اور اپنی رضامندی کا وعدہ دیا۔ اور میں نے قبول کیا۔ پس اس قدر مراد اور مفہوم تو درست ہے۔ اور قرآن کتاب اللہ کے موافق اور جو بیعت کے لغوی معنی کے عین مطابق ہے۔ مگر خدا تعالیٰ (جو قدوس ہے) کہ بارہ میں یہ عقیدہ رکھنا۔ کہ وُہ کسی انسان کے ہاتھ پر اصطلاح شرعی کے معنوں میں بیعت کرتا ہے۔ اپنے کفر و گناہ سے توبہ کرتا ہے۔ اور بالمقابل اس انسان کامل کی اتباع اور اطاعت کر کے تقدس اختیار کرتا ہے۔ اور جنت کا وعدہ پاتا ہے۔ ایسا عقیدہ کوئی اہل مذہب ہرگز نہیں رکھ سکتا۔ ہاں اگر ممتاز الروافض کے مذہب رافقیہ میں ایسا کوئی عقیدہ ہو۔ تو چنداں بعید نہیں۔ مگر حضرت احمد علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی طرف ایسا عقیدہ منسوب کرنے والا (کاذب اور مفتری ہے) **لعنته الله علیٰ المفترین**۔

(۴) خدا ہاتھی دانت یا گوبر کا ہے۔ (براہین احمدیہ صفحہ 553)

(ہمارا جواب) خدا قدوس کے بارے میں ہمارے پاک لٹریچر میں براہین احمدیہ تو کیا۔ ایسا گناہ عقیدہ جن الفاظ میں مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ کسی کتاب سے ثابت کریں تو سچے۔ ورنہ **لعنته الله علیه و آبآ ئهِ الیٰ یوم الدین**۔ ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ **ربّنا عاج** کے ایک معنی تو یہ ہیں۔ کہ ہمارا رب بے کسوں کی مدد کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے اور کلمۃ الحق کو علو اور بلندی دینے والا ہے۔ یہی معنی اس وحی کے ہماری جماعت کے مستند علما نے

کئے ہیں۔

(۵) خدا کی تشبیہ یتند وے سے ہوسکتی ہے۔ (توضیح مرام صفحہ 75)

(ہمارا جواب) خدا تعالیٰ کی ذات لیس کمثلہ شئی کی صحیح مصداق ہے۔ یعنی نہ وُہ کسی مخلوق چیز کے مانند ہے۔ اور نہ کوئی مخلوق چیز اس کی مانند ہے۔ رہے تمثلات و استعارات۔ اس سے حقیقۃً ذات مراد نہیں ہوتی۔ اگر آپ ہمارا عقیدہ خدائے تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ایسا ثابت کریں۔ تو مولوی صاحب صادق ورنہ لعنتہ اللہ علیٰ جمیع المفترین۔

(۶) خدا نر و مادہ و روح القدوس ہے۔ (توضیح مرام صفحہ-21)

(ہمارا جواب) اس بارہ میں بھی ہمارا جواب وہی جو عقیدہ منسوبہ نمبر 5 کے جواب میں گذر چکا ہے۔ اور مزید برآں یادر ہے۔ کہ نر مادہ وُہ اشیاء ہیں۔ جو مخلوق اور فانی ہیں۔ خدا تعالیٰ مخلوق نہیں بلکہ خالق ہے۔ اور فانی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ ہاں ہماری طرف ایسا عقیدہ منسوب کرنے والا ہزار لعنت کا مستحق ہے۔

ایمان بالتوحید

تثلیث درست ہے۔ (توضیح مرام صفحہ 21)

(ہمارا جواب) تثلیث کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک لغوی جس سے مراد تین چیزوں کا قائل ہونا ہے۔ پس کسی جنس کی تین چیزوں کا قائل ہونا کفر و معیوب ہے۔ تو جناب مولوی صاحب اول خدائے تعالیٰ دوم جبرائیل سوئم حضرت محمد کو مانتے ہیں۔ پھر حضرت محمدؐ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو شاید سنا ہوگا۔ پھر خدائے تعالیٰ قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمدؐ کے عقیدے کے لوگ قائل ہیں۔ جناب مولوی صاحب کسی کلب علی کو بطور ولد اور کلب حسین کو بطور والد اور معاویہ بھی بطور والدہ جانتے ہونگے۔ تو کیا ایسے امور کے قائل ہونے پر جناب مولوی صاحب قابل

الزام ہیں کہ وُہ تثلیث کے قائل ہیں۔اور اگر ایسا عقیدہ تثلیث بھی مورد الزام ہے۔اس کا قائل کافر ہے۔تو پنجتن کو ماننے والا تو کافر کیا بلکہ اکفر ہے۔دوسرے معنی تثلیث کے اصطلاح شرعی میں ہیں۔یعنی کسی شخص کا خدا تعالیٰ کی ذات میں تین جدا ہستیوں کو مساوی شریک فی الذات ماننا یا اس کی صفت مخصوصہ الوہیت میں شریک فی الوہیت یقین کرنا۔جیسا کہ عیسائی باپ خدا۔بیٹا حضرت عیسیٰ اور روح القدس یا مریم کو تین جدا جدا ہستیاں اور شریک فی الوہیت مانتے ہیں۔ پس یہ عقیدہ کتاب اللہ قرآن کریم کے نزدیک کفر ہے۔جیسا کہ

قَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ م (سورۃ المائدہ آیت 74)

میں مذکور ہے۔اور حضرت احمد علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد تثلیث کو کفر جانتے ہیں۔اور ہماری طرف ایسا عقیدہ منسوب کرنا کسی بدذات مولوی کا کام ہے۔نہ کسی شریف الطبع انسان کا۔لعنتہ اللہ علیٰ جمیع الکاذبین

(2) خدا مرزا غلام احمد کادیانی سے ہے۔(دافع البلا صفحہ 60)

(ہمارا جواب) اگر اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت احمد علیہ السلام سے پیدا ہوا۔ اور تولد ہوا ہے۔تو ایسا عقیدہ دافع البلا تو کیا۔جس کے کل صفحات ہی چوبیس ہیں۔پس صفحہ 60 کا تو حوالہ ہی کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے۔جماعت احمدیہ کی کسی تحریر میں دکھا دیں۔تو جناب مولوی صاحب سچے ورنہ اس بہتان پر لاکھ بار لعنتہ اللہ علی الکاذبین کے مستحق ہیں۔ہاں ہمارا صحیح عقیدہ یہ ہے۔کہ خدائے تعالیٰ لم یلد ولم یولد ہے۔یعنی نہ وُہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے۔ہاں اگر یہ ترجمہ وحی انت منّی وا نامنك کا کیا ہے۔تو یہ جناب مولوی صاحب کے ممتاز الافاضل ہونے کا علمی ثبوت ہے۔پس اس سے آپ نہ صرف علوم عربیہ سے جاہل ثابت ہوئے بلکہ علوم شرعیہ میں اجہل کیا ابوجہل ثابت ہوئے۔کیونکہ خدائے تعالیٰ قرآن کریم میں ایک نبی کا قول نقل کرتا ہے۔

فمن تبعنی فھو منی اور پھر ومن شرب منہ غرقہ فلیس منی اور صحیح حدیث نبوی ہے۔کہ سلمان من اھل البیت صحیح بخاری میں فیج اعواج کے زمانہ کے لوگوں کی نسبت اور ارشاد نبوی ہے کہ لیسوا منی ولست منھم۔ایک اور حدیث ہے۔یا عباس انت منی وانا منك اور شیعوں کہ ہاں مسلم احادیث میں علی منی وانا من علیٰ اور انا من الحسین والحسین منی۔پس اگر ان آیات اور احادیث میں منی و منك اور منی و منھم کے صحیح معنی جناب ابوجہل کو معلوم ہوتے۔تو یوں اپنے علوم عربیہ اور شرعیہ کی مٹی پلید نہ کرتے۔ذالك مبلغھم من العلم ۔ہاں صحیح معنی بھی اس وحی اللہ کے ذرا سنتے جاویں۔ خدا تعالیٰ حضرت احمد علیہ السلام سے کہتا ہے۔کہ انت منی یعنی تیرا تعلق مجھ سے ہے۔اور میرا تعلق تجھ سے ہے۔یعنی تو میرا فرستادہ اور منجانب اللہ اور صادق ہے۔اور وانا منك یعنی میری ذات اور ہستی اور صفات مخصوصہ الوہیت کا ثبوت اس زمانہ میں تو ہے۔اور تیرے ذریعہ سے میرا ظہور ہو رہا ہے۔ہاں اس کے خلاف عقیدہ ہماری طرف منسوب کرنے والا کذاب اور مفتری ہے۔

ایمان بالقرآن

(۱) قرآن کریم گندی گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔(ازالہ اوہام جلد اول)

(ہمارا جواب) قرآن کریم خدائے قدوس کا مقدس کلام ہے۔اس کو گندہ کلام اور گالیاں کہنا اس قوم کا کام ہے۔جو اسے بیاض عثمانی جانتی ہے۔ہمارے نزدیک تو اس منبع کو نور و برکات و معلم تہذیب و اخلاق کو سہواً بھی ایسے لقب دینے والا لعنتی اور مفتری ہے۔ازالہ اوہام تو کیا ہماری جماعت کے ایک ادنیٰ فرد کے کلام میں بھی ایسے الفاظ کا وہم و گمان نہیں ہوسکتا۔اگر جناب مولوی صاحب میں غیرت و حیا ہے تو یہ الفاظ بطور ہمارے عقیدے کے ثابت کریں۔ورنہ بے حیا باش د

ہر چہ خواہی کن کے مصداق ہو رہے ہیں۔ حضرت احمد علیہ السلام کا عقیدہ یہ ہے۔

جمال و حُسن و قرآن نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیوں کر نہ ہو یکتا کلام پاک رحمٰن ہے

(2) قرآن میں کمی درز یادتی ہے۔ (تریاق القلوب)

(ہمارا جواب نمبر ا) ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن کریم کو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں ہی بموجب اپنے اس خاص وعدہ کے إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ○ (سورۃ القیامۃ آیت 18) جمع اور مکمل کیا۔ اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اشاعت وتشہیر کی ہے۔ اور بس۔ اور کمی اور زیادتی نہ ہونے کے بارے میں خدائے تعالیٰ کا مخصوص وعدہ ہے کہ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ○ (سورۃ الحجر آیت 9) پس خدا کے کلام میں یوم النزول سے آج تک کوئی ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی وزیادتی نہ اس میں ہوئی ہے۔ اور نہ ممکن ہے۔ اور نہ تا قیامت اس میں ہوسکتی ہے۔ ہاں دنیا میں ایک خبیث اور لعنتی گروہ آغاز اسلام سے ایسا چلا آتا ہے۔ جس کا یہ عقیدہ ہے کہ اصلی قرآن چالیس پاروں کا تھا۔ اور وُہ کسی بزدل بھگوڑے گیدڑ کی بغل میں ہے۔ جو شیروں کے ڈر کے مارے کسی نامعلوم غار میں زندہ درگور ہو چکا ہے۔ اور جو قرآن خدا کا مقدس کلام ہمارے ہاتھوں میں یہ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ کی دست برد سے خالی نہیں۔ اور اس میں سے دس پارے تو مکمل غائب ہیں۔ اور موجودہ تیس پاروں میں بھی کمی بیشی کی گئی۔ جناب علی الحائیری مجتہد لاہور کی کتاب غالیہ المقصود اور ڈاکٹر نور حسن صاحب شیعہ کی کتاب اسیاف الخلافۃ اور لواسع التنزیل جلد 4 ہماری گواہ ہے۔ اور اسی وجہ سے کٹر رافضی اسے بیاض عثمانی کہتے ہیں۔ اور سورہ ولائیت اور سورہ نورین انہیں خارج شدہ پاروں کے حصے بتائے جاتے ہیں۔ جو ہمارے

پاس موجود ہیں۔اور دکھائے جا سکتے ہیں۔پس ہماری طرف قرآن کریم میں کمی و زیادتی کا عقیدہ منسوب کرنا چہ دلاور است دزدے است کہ بکف چراغ دارد کا مصداق ہے۔لعنتہ اللہ علیہ

(3) قرآن مرزا کادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔(تریاق القلوب)

(ہمارا جواب) قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔اور حضرت احمد علیہ السلام انسان اور بشر ہیں۔ اور کلام اللہ کلام بشر نہیں ہوسکتا۔اور کلام بشر کلام اللہ نہیں ہوسکتا۔چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ہاں بموجب ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی خدا کا نبی وہی کہتا ہے۔اور اس کے منہ سے خدا کا کلام ہی نکلتا ہے۔اور اس خدا کے منشاء کو منا تا اور منواتا ہے اور بس۔جو اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔وہ ایک لعنتی انسان ہے۔جو کذب اور بہتان کے ناپاک سنڈاس سے پرورش پانے والا ہے۔لعنۃ اللہ علیہ۔

ایمان بالحدیث

مرزا کے کلام کے مقابلے میں حدیث رسول پارہ پارہ کر دینے کے قابل ہے۔(تحفہ گولڑویہ)

(ہمارا جواب) الہام جبکہ خدا کا کلام ہو۔تو جس طرح خدا تعالیٰ مقدم اور فوق ہے مخلوق پر۔ اسی طرح سے کلام اللہ مقدم اور مافوق ہے۔کلام الرسول اور کلام البشر پر۔اسی بنا پر ہمارے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کلامی لا ینسخ کلام اللہ و کلام اللہ ینسخ کلامی اور فضل کلام اللہ علیٰ سائر الکلام کفضل اللہ علیٰ جمیع خلقہ (دیکھو مشکوٰۃ شریف)

ہاں اس حدیث نبوی کی اتباع اور اطاعت سے انکار کرنے کے بارے میں جو کلام اللہ کے موافق اور مئوید ہو۔حضرت احمد علیہ السلام فرماتے ہیں۔" کیوں چھوڑتے ہو لوگوں نبی کی

حدیث کو۔ جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو کیونکہ احادیث خادم کتاب اللہ وسنت الرسول ہیں۔اور علوم اخلاق وفقہ وتاریخ مذہب کی تعلیم دیتی ہیں۔(کشتی نوح)

ایمان الصُحاَ۔

ابو ہریرہ اس قدر غبی تھا کہ روایت کو بھی نہیں سمجھتا تھا۔(اعجاز)

(ہمارا جواب) جمیع اصحاب الرسول خدا کی قدوس فوج تھی۔ وہ خدا سے راضی تھے۔اور خدا ان سے راضی تھا۔ وہ سب مومن اور صالح انسان اور خادمانِ دین تھے۔سب واجب الاحترام ہیں۔ہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ ان میں خلیفۃ الرسول بلافصل ہیں۔اور حضرت اسداللہ غالب عمر فاروقؓ اعظم خلیفہ النبیؐ ثانی ہیں۔حضرت عثمانؓ ذوالنورین خلیفہ النبی ثالث ہیں۔حضرت علیؓ مرتضیٰ جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے ابن عم اور حضرت عثمان کی طرح داماد تھے۔اور حضرت عمر فاروق کے خسر تھے۔خلیفہ النبی رابع ہیں۔علی الترتیب خلافت قابل قدر اور واجب العزۃ ہیں۔ ان کی خلافت اسی ترتیب سے حق ہے۔کلام اللہ کے موافق اور سنت اللہ کے مطابق ہے۔ہاں جو رافضی ان حضرات سے کسی کو کافر یا مشرک یا منافق یا مرتد کہتا ہے۔اور فرعون اور ہامان سے تشبیہ دیتا ہے۔ وہ جماعت اہل قرآن اور اہل سنت کے نزدیک بموجب فتاویٰ ایمہ اسلام کافر اور مرتد اور واجب القتل ہے۔ ہماری طرف سے اس پر اور اس اسلاف پر جنہوں نے اس عقیدہ کی تعلیم دی۔تا بحشر لعنت ہے۔ہاں حضرت ابو ہریرہؓ کا سادہ مزاج اور تیز فہم نہ ہونا تو یہ کوئی عیب کی بات نہیں۔ سارے انسانوں کے عقول یکساں نہیں ہوتے۔اور نہ علوم میں سب لوگ مسادی الدرجہ ہوتے ہیں۔

ایمان بالنّبی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وحی کے سمجھنے میں غلطی کرتے تھے۔(ازالہ اوہام)

(ہمارا جواب) خدا تعالیٰ جو عالم الکل ہے۔جیسا کہ **وھو بکل شئی علیم** ہے ظاہر ہے۔اور عالم الغیب والشھادۃ سے ثابت ہے۔کبھی کوئی بات بھولتا یا چوکتا نہیں۔کیونکہ اس کی شان ہے۔**لا یضیل ربی ولا ینسی**۔یعنی ہمارا رب بھولتا اور چوکتا نہیں۔مگر ابوالبشر آدمؑ اوراس کی اولاد جو ابن آدم بھی ہو۔خواہ نبی ہو یا غیر نبی نہ تو عالم الکل ہوسکتا ہے۔اگر ایسا ہوتا۔تو سیدنا حضرت محمدؐ کو جو فخر اولاد آدم تھا **رب زدنی علما** کی دعا سکھائی جاتی ہے۔اور روزمرہ علم میں ازدیاد اور ترقی کا محتاج قرار دے کر پیش از پیش ترقی کی تعلیم نہ دی جاتی۔اگر کوئی بشر عالم الغیب ہوتا۔تو حضرت محمدؐ رسول اللہ کو **وجدك ضالا فھوی** اور **لا تاخذنا ان نسینا او اخطانا** کا خطاب اور تعلیم نہ دی جاتی۔اور حضرت آدم ابوالبشر کے بارہ میں **نسی آدم ولم نجد لہ عزما** وارد نہ ہوتا۔ پس اس قدر آیات سے صاف ظاہر ہے کہ ہر نبی آدم میں خوت و نسیان وخطا وسہو بسبب عالم الکل اور عالم الغیب نہ ہونے کے فطرتاً موجود ہے۔اور اکابر اہل سنت والجماعت کا عقیدہ اور بر بنائے قرآن کریم واحادیث نبویہ ہے کہ نبی سے وحی کی تفہیم اور تعبیر رؤیا میں اجتہادی غلطی ہوسکتی ہے۔مگر نبی اس خطا پر رہ کر فوت نہیں ہوتا بلکہ خدائے تعالیٰ بہت جلد اس کو اپنی وحی کے صحیح مفہوم اور رؤیا کی صحیح تعبیر بتا دیتا ہے۔ہاں خدا کی وحی کی صحت کے بارہ میں اسکو کامل یقین اور ایمان ہوتا ہے کہ وہ خدا کا کلام ہے۔اور یہی ثبوت ہے۔اس کے بشر اور صادق ہونے کا۔اور مفتری علی اللہ نہ ہونے کا۔پس یہ امر ان کی شانِ نبوت کے خلاف اور منافی نہیں ہے۔

(2) مرزا کادیانی کا تخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اونچا ہے۔(حقیقۃ الوحی)

(ہمارا جواب) حقیقۃ الوحی تو کیا آپ حضرت احمد علیہ السلام کی ایک سو کتب میں سے کسی کتاب میں یہ عبارت دکھا دیں۔یا سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کا یہ دعویٰ کہ مَیں سیدنا حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبین سے افضل ہوں۔ یا میرا تخت ان کے تخت سے ارفع ہے۔تو وہ سچے ہیں۔اور ان گنت لعنتیں ہوں۔اس دن پر جس دن آپ جیسے مفتری اور کاذب شیعہ کا تولد ہوا۔

ایمان باالانبیاء

حضرت عیسیٰ شعبدہ باز اور حضرت الیاسؑ اور حضرت یسعؑ مسمرائزر تھے۔(ازالہ اوہام)

(ہمارا جواب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی تھے۔اور خدا کے مقرب تھے۔ جو شخص حضرت عیسیٰ نبی اللہ کو جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔شعبدہ باز جانتا ہے۔ یا حضرت الیاسؑ اور حضرت یسعؑ کو مسمرائیزر یقین کرتا ہے۔وُہ لعنتی اور کذاب ہے۔وُہ سب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔اور ان کے معجزات جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔حق اور درست ہیں۔اگر آپ کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل ہوتی۔اور ممتاز الا جاہل نہ ہوتے۔تو اس قدر معلوم تو کر لیتے کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کو شعبدہ باز اور مفتری جانتا ہو۔وہ اپنے آپ کو اس کا بروز اور مظہر اور مثیل کہے گا۔مثلاً یزید ایک فاسق اور بدکار انسان تھا۔تو کیا باوجود اس عقیدہ کے آپ اپنے آپ کو بروز یزید اور مثیل یزید کہیں گے؟ اگر آپ کی جہالت آپ کو حضرت احمد علیہ السلام کے بغض سے ہاں کہنے پر آمادہ کردے۔تو مبارک ہو۔مگر ہمارے نزدیک ایک ادنیٰ مومن بھی یہ بات گوارا نہ کرے گا۔ چہ جائیکہ حضرت احمد علیہ السلام جو مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ہاں ذرا اس عبارت طبع پر جو آپ کو حاصل ہے۔ایک تبرّا اور تین حرف کا اظہار ہو جائے۔تو سنتِ رافضیہ پوری ہو جائے۔

(2) حضرت عیسیٰ کے باپ کا نام یوسف نجار ہے۔(ضیاء الاسلام و کشتی نوح وغیرہ۔)

(ہمارا جواب) حضرت عیسیٰ کا اگر باپ ہوتا۔اور قرآن کریم میں اس کا ثبوت ہوتا۔تو جب ہم آپ کے بغیر باپ کے پیدا ہونے میں متامل ہیں۔تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں

ہم کیوں باپدر لکھ دینے میں رکتے۔ کیا حضرت آدم علیہ السلام کے سوا جمیع انبیاء کے باپدر ہونے کے قائل ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کو بھی ابن عبداللہ کہتے ہیں۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے صریحاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ لہذا حضرت احمد علیہ السلام اُن کو بے پدر ہی مانتے تھے۔ جیسا کہ ازالہ اوہام میں اُن کا یہ شعر موجود ہے

من عجب تر از مسیح بے پدر　　　　کرمکے بودم مرا کردی بشر۔

اور مواہب الرحمٰن میں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام بے پدر ہونے کو اپنے عقائد میں ظاہر کیا۔ اور ۱۹۰۱ء کے مطبوعہ ڈائیری میں حضرت عیسیٰ کے بے پدر نہ ماننے والے کو مشرک اور خارج از دائرہ اسلام قرار دیا ہے۔ پس افسوس ہے۔ آپ جیسے ممتاز المفترین پر جو سراسر کتابوں کے فرضی حوالے دے کر جھوٹ بولے۔ اگر آپ فرضی حوالے نہیں دیتے۔ تو آپ حضرت احمد علیہ اسلام کے ایک سو کتابوں میں ایک کتاب ہی کا نام ضیاء الاسلام ثابت کر دیویں۔ پشاور کے موسم گرما نے آپ کے دماغ کو پراگندہ کر دیا ہے۔ سنئے! قادیان کے ایک مطبع کا نام ضیاء الاسلام ہے۔ جس کو آپ کتاب کا نام بتا رہے ہیں۔

(3) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی اور بہنیں اسی یوسف نجار سے اور بھی تھیں۔ (کشتی نوح)

(ہمارا جواب) اصل سوال تو حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ کہ وہ یوسف نجار کا بیٹا تھا۔ یا نہ۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ یوسف نجار صاحب کا فرزند نہ تھا۔ رہا حضرت مریم کا یوسف نجار سے بعد میں نکاح ہو جانا اور اس کے بطن سے حضرت عیسیٰ کے بھائی اور بہنیں پیدا ہونا۔ یہ ایک تاریخی امر ہے۔ اور کتب یہود و نصاریٰ اس پر شاہد ہیں۔ اگر آپ کو اس کا علم نہیں۔ تو اپنے جاہل مجسم ہونے پر افسوس کریں۔ نہ یہ کہ ایک تاریخی واقعہ سے انکار کریں۔ کیا اس امر کا انکار قرآن کریم یا حدیث صحیحہ نے کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت مریم کا نکاح بعد میں یوسف نجار

سے نہیں ہو یا یہ کہ اس کی اولاد نہ تھی۔ یا حضرت مریم کا نکاح کر لینا کوئی جرم تھا۔ یا حضرت عیسیٰ کے سوائے اور اولاد کا ہونا کوئی عیب کی بات ہے۔ ہاں جیسا کہ آپ علوم عربیہ میں جاہل ہیں۔ ایسے ہی علوم قرآنیہ میں اجہل ہیں۔ کیا حضرت مریم کی اولاد کا ذکر اس آیت میں موجود نہیں۔ انی أُعذھابك وذریتھا من الشیطان الرجیم ۔ (سورۃ) یعنی اے اللہ میں مریم کو اور اس کی ذریت (اولاد) کو شیطان کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ اگر حضرت مریم کا نکاح نہ ہونا تھا۔ تو حضرت عیسیٰ کے علاوہ ذریت کہاں سے آئی۔ اور اگر اولاد کا ہونا حضرت مریم کے واسطے موجب ہتک تھا۔ تو اس کی اولاد کے بارے میں یہ دعا کیوں مانگی گئی۔ کی کوئی محرم کے رونے والوں میں سے ذرا اپنے مبلغ کے عقل اور فہم پر بھی دو چار آنسو بہانے والا نہ ملے گا تا کہ ثواب بھی حاصل ہو جاتا۔

(4) حضرت عیسیٰ کی تین تین دادیاں اور نانیاں زنا کار تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

(ہمارا جواب) اول جو شخص خود المسیح ہونے کا مدعی ہو اور اسی خطاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شریک ہو وہ بھلا حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھتا ہے۔ ایک غبی سے غبی انسان بھی ایسا یقین نہیں کر سکتا۔ دوم: وہاں حضرت عیسی نبی اللہ کا ذکر نہیں بلکہ محرّف و مبدل اناجیل میں کسی فرضی باتوں کا ذکر ہے جس کو عیسائی خدا اور خدا کا فرزند کہتے ہیں اور جو جمیع انبیاء کو چور اور بٹ مار کہتا ہے۔

سوم۔ وہ کتب یہود میں سے ایک الزامی جواب ہے۔ اس بارے میں جب کہ نصاری نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنی اسماعیل نہ ہونے پر یوں اعتراض کیا کہ جب ایام جہالت میں حلال وحرام کی تمیز نہ تھی۔ اور زنا عام تھا۔ کوئی خاندان صحیح نسب حضرت اسماعیل کی اولاد کس طرح ثابت ہوسکتا ہے۔ تو اس امر کا الزامی جواب یوں دیا گیا تھا۔ کہ اگر ایسا اعتراض کوئی وقعت رکھتا ہے۔ تو آپ کے خداوند یسوع مسیح کے نسب میں یہ بات بدرجہ اولیٰ ثابت شدہ موجود ہے۔ اور

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تو ہنور صرف قیاس اور تھیوری ہی ہے۔ نہ ہ اس کا کوئی تاریخی ثبوت موجود ہے۔ اور یہ لازم نہیں آتا کہ الزامی جواب دینے والا خود بھی اس کا قائل ہو۔ ہاں آپ پر لازم ہے کہ آپ یہ ثابت کر دیں کہ حضرت احمد علیہ السلام حضرت عیسیٰ نبی اللہ کو بعقیدہ خود ایسا جانتے تھے۔ اور یہ الزامی جواب نہ تھا۔ اگر آپ ثابت نہ کر سکیں۔ تو اس جھوٹ اور کذب کے واسطے تحفۃً وہی تین حاضر خدمت ہیں۔

(۵) مرزا کادیانی تمام انبیاء سے افضل ہے۔ بلکہ سب کے سب مرزا کے طفیلی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی)

(ہمارا جواب) آپ حضرت احمد علیہ السلام کی ایک سو کتابوں میں سے کسی کتاب میں یہ عبارت یا ایسا دعویٰ ایسی عبارت میں یا اس کے ہم معنی عبارت میں دکھا دیں۔ تو آپ صادق ہیں۔ ورنہ آپ جیسا مفتری اور کذاب شاید ہی کوئی ہو ہاں آپ کے روافض کا ضرور یہ عقیدہ ہے۔

لو لا علی لم یخلق الانبیاء۔ اور

شد احمد از وجود علی خاتم الرسل — تا او میاں نہ گشت حقیقت عیاں نہ بود

پس ذرا شرم کریں۔ کہ یہ عقیدہ کس کا ہے۔ جماعت احمدیہ کا یا فرقہ باطلہ شیعہ کا۔ ہاں اس جھوٹ بولنے پر وہی تین حرف کا تبرّا اپنے حق میں اڑا لیں۔

(6) ایمان باولاد النبی

اس کے لئے صرف یہی فقرہ کادیانی کاذب کا کافی ہے۔ جو مشہور ہے۔

صد حسین است در گریبانم

(ہمارا جواب) (اوّل) تو حضرت احمد علیہ السلام سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے حق

میں فرماتے ہیں۔ ہمہ آلِ او ہمچو گلہائے آل۔ اور پھر فرماتے ہیں۔

خاکم نثارِ کوچہ آلِ محمد است۔

دوم حضرت احمد علیہ السلام کا مکمل شعر یوں ہے

کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

یعنی امام حسین تو ایک دفعہ مصائب و شدائد چند دنوں تک برداشت کر کے بمقام کربلا شیعوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ مگر ہم تو ہر روز امت محمدیہ کے شیعوں کے ہاتھوں سے حضرت امام حسین کی طرح میدان کربلا کی تکالیف اور مصائب برداشت کرتے ہیں۔ اس امام حسین پر تو تلوار اور تیغ سے حملے ہوئے اور جلدی فیصلہ ہو گیا۔ مگر یہاں تو جراحتِ اللسان سے ہر شیعہ مظہر یزید ہو کر تکالیف دیتا ہے۔ جراحة اللسان اشدّ من جراحة اللنسان۔ یعنی منہ کے بکواس سے جو زخم پہنچتا ہے۔ وہ تلوار اور نیزے کے زخم سے سخت تکلیف تر ہوتا ہے۔ پس سیر کربلا سے ان مظہر یزدیوں شیعوں کے مظالم مراد ہیں۔ حضرت امام حسینؓ سے مراد اپنی مظلومیت ہے۔ پس جس طرح آپ یزید اور اس کے مؤید شیعوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ تو ذرا اس کے ساتھ ان مظہر یزید شیعوں پر بھی لعنت بھیجیں۔ جو حضرت امام دوازدہم مہدی معہود کو سبّ و شتم و فتاویٰ تکفیر سے یاد کرتے ہیں۔ جن میں آپ ممتاز ہیں۔

ایمان بالمرزا

مرزا غلام احمد خدا کا بیٹا ہے (البشریٰ صفحہ 49)

ہمارا جواب: (1) خدا تعالیٰ اولاد ظاہری اور جسمانی سے پاک ہے۔ جو حقیقی معنوں میں کسی انسان کو ولد اللہ یقین کرتا ہے وہ ہمارے عقیدہ میں کافر ہے۔ (2) خدا تعالیٰ متبنیٰ پکڑنے سے بھی مبرا اور سبحان ہے۔ (3) اتخاذ ولد کا عقیدہ بھی ہمارے نزدیک کفر ہے۔ ہاں محبت کے

طور پر کسی پیارے اور برگزیدہ انسان کو بمنزلہ ولد کہے تو کوئی ہرج نہیں۔ وہ درحقیقت نہ بیٹا ہوتا ہے نہ متبنیٰ ہوتا ہے۔صرف بطور پیارا ایک قرب اور تعلق ظاہر ہوتا ہے۔الابس۔جیسا کہ فرمایا۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا (سورۃ البقرہ آیت 287) میں ذکر خدا اور ذکر آبا کو مناسبت دے کر ذاکر کو بیٹے سے نسبت دی گئی ہے۔ایسا ہی **نحن انبیاء اللّٰہ و احبا** کے قول یہود کو واس طرح رد نہیں کیا۔کہ انبیاء بمعنی احبا نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یہ کہا کہ احباء اللہ باید کہ محبوب ہوں۔مگر تم تو مغضب الغضب ہو رہے ہو۔تو احبا کیوں کر ہو گئے۔گویا انبیاء اللہ بہ معنی احباء اللہ قرار دیا ہے۔

(4) حضرت احمد علیہ السلام خدا کا بندہ اور فرستادہ ہے۔اور ہم **الھم صلی اللّٰہ سیدنا محمد و علیٰ عبد المسیح الموعود** کہا کرتے تھے۔کوئی احمدی حضرت احمد علیہ السلام کو عبد سے زیادہ رتبہ نہیں دیتا۔مگر شیعہ میں سے بعض حضرت علیؓ کو خدا مانتے ہیں۔توضیح المقال صفحہ 40 پر یہ شعر گواہ ہے

کہ مولا ست بود و کرا بندہ بودی   بگویم علی باز گویم علی را

اور نیز یہ شعر

ہم اول و ہم آخر ہم ظاہر و باطن   ہم عابد و معبد محبود علی بود

یہ عربی اشعار سنو

کفانی مضل مولانا علی   وقوع الکفر زایۃ اللّٰہ (رسالہ نورتن)

بعض کہتے ہیں کہ حضرت علی فرزند خدا ہیں۔جیسا کہ یہ شعر شاہد ہے۔

جبرائیل ندا از صدرہ داد و گفت   فرزند بحانہ خدا پیدا شد (رسالہ نورتن صفحہ 36)

اپنے گریبان میں غور کرو۔ یہ الزام کن لوگوں پر وارد ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ پر یا گروہ رافضہ پر۔

(2) مرزا خدا کے پانی (نطفہ) سے ہے۔ (اربعین 3)

(ہمارا جواب): بیشک حضرت احمد کو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ انت من مائنا۔ اور اس کے مدعا کو حضرت احمد نے فارسی میں یوں ادا کیا۔

من مزیم بوحی خدائے کہ بامق است پیغام اوست ہر نفس بوحی دارم

مگر ماء جس کے صحیح معنی پانی اور مراد روح اور وحی ہے۔ سے مراد نطفہ حضرت احمد علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب میں یا کسی احمدی نے کس وقت بیان کیا ہے۔ اگر آپ انسان ہیں تو ثابت کریں اگر ایسا نہ کر سکیں۔ تو کیا انسان کی یہی تعریف ہے کہ وہ ممتاز الافضل کہلا کر سراسر کذب و بہتان ہی پیشہ بنالے۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی طرف کبھی خیال ہی متوجہ نہ ہو۔

(3) مرزا صفات خدائی میں شریک ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 105)

حضرت احمد تو عبداللہ اور مامور من اللہ ہیں نہ خدا ہیں۔ نہ خدا کی صفات میں شریک ہونے کے مدعی ہیں۔ بلکہ ایسا عقیدہ کہنا تو حضرت احمد کے نزدیک کفر ہے۔ اور جو شخص خدا کے فرستادہ پر بہتان کرتا ہے۔ اس پر وہی تین حروف کی بارش کی تکرار کافی ہے۔

(4) اگر مرزا پیدا نہ ہوتا تو کوئی چیز پیدا نہ ہوتی۔ (حقیقۃ الوحی)

(ہمارا جواب): اگر حقیقۃ الوحی میں آپ یہ عبارت نہ دکھا سکیں تو آپ کذاب ہیں اور لعنت کے مستحق ہیں۔ ہاں لولا علی لما یخلق الانبیاء کا ذرا ترجمہ کریں۔ تا کہ آپ شرمندہ تو ہوں۔ یہ عقیدہ کس کا ہے کہ اگر حضرت علی پیدا نہ ہوتا تو دنیا میں کوئی چیز پیدا نہ ہوتی۔ حتیٰ کہ ”شد احمد از وجود علی خاتم الرسل تا او عیاں نگشت حقیقت عیاں نہ بُود۔“ تک کا عقیدہ کس نے بنا رکھا ہے۔

مسائل فقیہہ منسوب جماعت احمدیہ

آپ نے تیس مسائل فقیہہ لکھ کر اس کے آگے آپ نے نوٹ دیا ہے کہ یہ جس قدر مسائل

لکھے گئے ہیں۔سب مرزا کادیانی کے مسلم ہیں۔اور جس کی تصدیق اور حضرات بھی کر چکے ہیں۔ ہم نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔وہ بالکل صحیح اور مرزا کادیانی کے مسلم ہیں۔اوراحمدی حضرات کے مسلم ہیں۔

جماعت احمدیہ کو انعامی چیلنج:

آپ نے ہم کو ایک انعامی چیلنج بھی دیا ہے کہ ان مسائل کے غلط ہونے پر فی مسئلہ مبلغ دس روپے انعام کا وعدہ ہے۔جس کی رجسٹری کرائی جاسکتی ہے۔کتابوں کا نام اس لئے نہیں لکھا کہ کادیانی فرقہ قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی کو مناظرہ کے لئے تیار کرے۔اور مجمع عام میں ثبوت کیا جاوے۔

شیعوں کا تیسرا انعامی چیلنج بھی منظور ہے۔

آپ کے پیش کردہ مسائل جو آپ کے نزدیک صحیح ہیں اور حضرت احمد کے مسلم اور جماعت احمدیہ کے مصدقہ ہیں۔ان کے غلط ثابت ہونے پر آپ ہر مسئلہ کے واسطے مبلغ دس روپیہ انعام دیتے ہیں۔پس ہم خدا کے فضل سے اس کو نوٹس میں لیتے ہیں کہ آپ کے پیش کردہ تیس مسائل فقہ جو جماعت احمدیہ کو منسوب کئے ہیں۔سراسر غلط، دروغ کذب اور بہتان ہیں۔ان میں سے کوئی ایک لفظ بھی درست اور صحیح نہیں۔ہم نہایت خوشی سے آپ کا تیسرا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ کہ آپ ثابت کریں کہ حضرت احمد علیہ السلام کی یکصد کتب میں سے کس کتاب میں یہ مسائل ہیں۔اور اس کے کس صفحہ پر یہ الفاظ موجود ہیں۔جن کے لئے آپ نے جھوٹ بول کر اپنی عاقبت تباہ کی ہے۔اور **لعنۃ اللہ علی الکاذبین** کے مستحق ہوئے ہیں۔اور جماعت احمدیہ کے معتبر اور مستند علماء کا تو کیا ذکر ہے کسی برائے نام احمدی نے کبھی ان مسائل کو اپنی کسی تحریر

میں لکھا یا شائع کیا۔ یا اس کی تصدیق کی ہے۔ اور پیشتر اس کے کہ ہم آپ کا ثبوت سنیں۔ ان تیس مسائل کا انعام مبلغ دوصد اور تیس روپیہ فی مسئلہ کے حساب سے جناب خان صاحب مولوی غلام حسن خان صاحب سابق رجسٹرار پشاور اور جناب مولوی عبدالحکیم صاحب پریذیڈنٹ خلافت کمیٹی کے پاس باخذ رسید داخل کریں۔ اور ہم کو ان کی طرف سے خط لکھوا کر رجسٹرڈ ارسال کر دیوں کہ آپ نے روپیہ داخل کر دیا ہے۔ اور رجسٹرا اقرار نامہ لکھ کر دیں کہ آپ ان مسائل کا ثبوت اپنے اقرار کے بموجب اگر پیش نہ کر سکیں تو صاحبان موصوف روپیہ بلا عذر ہمارے حوالہ کر دیویں۔ اس طرح آپ یہ انعامی روپیہ ہمارے حوالہ نہیں کریں گے۔ بلکہ تیس دفعہ کذب بولنے کے سبب سے اور دجال کہلانے کے مستحق ٹھہریں گے۔

شیعوں کے فرار کی پیشگوئی

چونکہ پیروانِ مذہب شیعہ حزب الشیطان ہیں۔ ایک طرف وعدہ خداوندی ان حزب الله الشیطان هم الخاسرون کے الفاظ موجود ہے اور دوسری طرف وعدہ نبوی الشیطان بغیر من ظل عمر موجود ہے۔ پس ہمارا ایمان ہے کہ جناب حضرت عمر اسد الغالب کا فرزند قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی تو یقیناً میدان میں اسد اللہ ہو کر آئے گا۔ مگر حزب الشیطان کا کوئی فرد ممتاز اس کے مقابلہ میں یہ ثبوت پیش کرنے کے واسطے نہ نکلے گا۔ اور جس طرح اس کے اسلاف ہمارے اسلاف کے مقابلہ میں نہ صرف خائب و خاسر رہ کر بلکہ نامراد زندہ در گور ہوئے۔ اسی طرح ح مولوی کفایت حسین بھی مدرسہ اثنا عشریہ کے تنگ و تاریک مکان میں بھی منہ چھپا کر بیٹھا رہے گا۔ اور اگر میدان میں نکلے گا تو جب تک زندہ رہے گا اس وقت تک ذلت یادگار چھوڑے گا۔ چہ ہیبتھا بداند یدا این جوان را کہ نا ید کس بمید ان محمود۔

شیعہ مولوی کی بڑ:

آپ تو کہتے تھے کہ غالباً قاضی صاحب آپ اشتہار ذوالفقار کے جواب کے سرخی اُسترہ نور الدین رکھیں گے۔۔مگر الحمد للہ کہ آپ نے ہم یہاں پر کذاب ثابت کیا اور اپنے اشتہار کا نام ''سیف اللہ علی راس صاحب ذوالفقار'' رکھا۔تا کہ آپ کے رگ وحیات کو ہمیشہ کے لئے قطع کر دیوے۔

المشتہر

خاکسار

قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی ابن عمر

جنرل سیکریٹری انجمن احمدیہ پشاور

مقیم نتھیا گلی ضلع ہزارہ